

گفت و گو در سکوت

شعر معاصر اردو



مترجم:

دکتر محمد کیومرثی



قیمت: ۸۵۰۰ تومان



9 789648 514575

انجمن شاعران ایران
کتابخانه و انتشارات

خموشی میں گفتگو

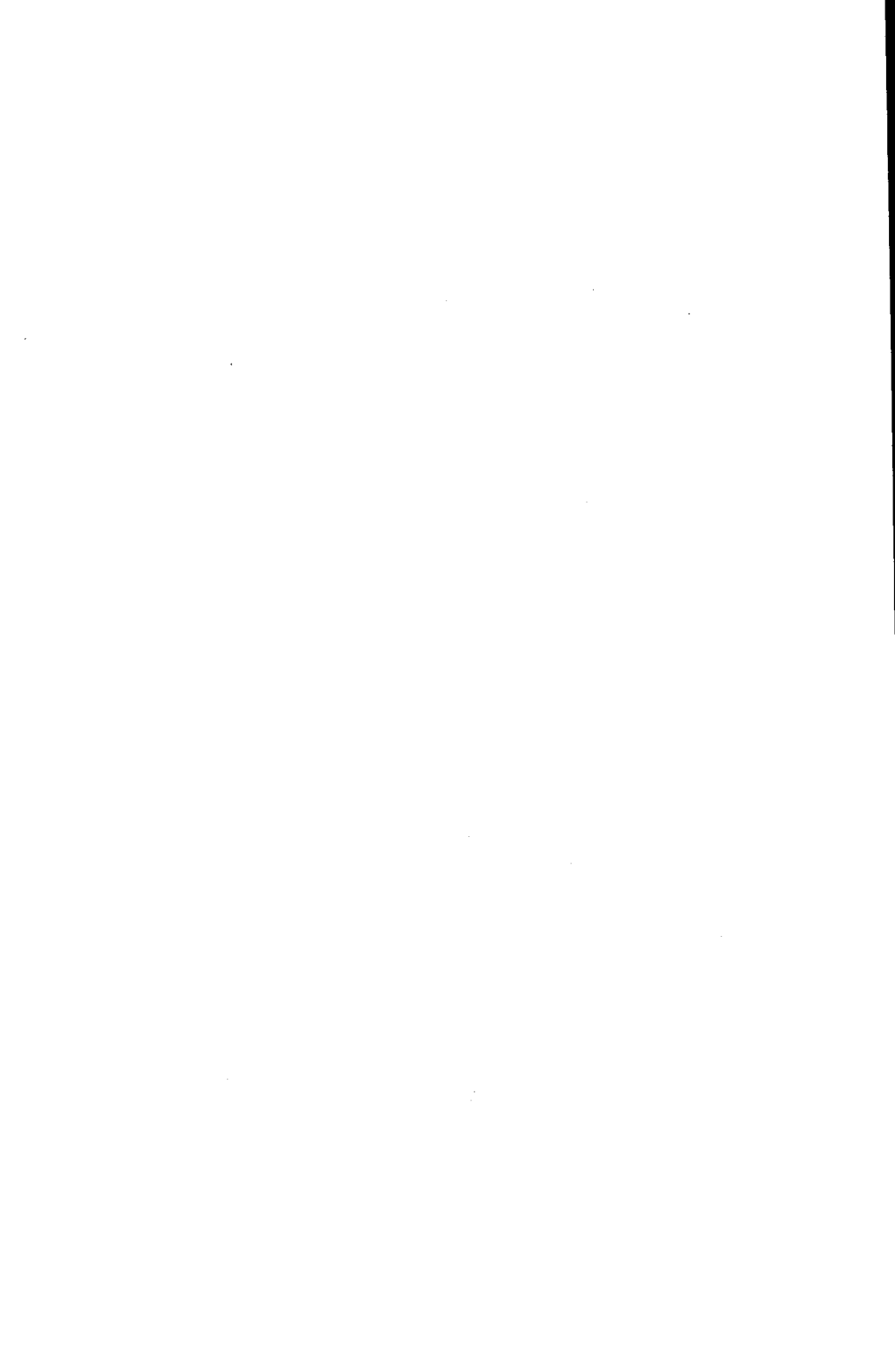
اردو معاصر شاعری

تالیف اور ترجمہ

ڈاکٹر محمد کیومرثی

شعبہ اردو، اکیڈمیک کونسل کے رکن، تہران یونیورسٹی

انجمن شاعران ایران



گفت‌و‌گو در سکوت

شعر معاصر اردو

ترجمه و تألیف

دکتر محمد کیومرثی

عضو هیئت علمی دانشگاه تهران

انجمن شاعران ایران

۱۳۹۱

۵۳۹۹۳

کیومرثی، محمد، ۱۳۵۲ -، گردآورنده، مترجم
گفت‌وگو در سکوت (شعر معاصر اردو) / [انتخاب] و ترجمه اشعار
محمد کیومرثی.

تهران: انجمن شاعران ایران، ۱۳۹۱.
ص. ۲۷۸

۹۷۸-۹۶۴-۸۵۱۴-۵۷-۵

تایپ

شعر اردو -- ترجمه شده به فارسی -- مجموعه‌ها
شعر فارسی -- ترجمه شده از اردو -- مجموعه‌ها
تهران، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، معاونت فرهنگی

انجمن شاعران ایران

۷۱۳۹۱/۴۹/۲۱۸۴PK

۸۹۱/۴۳۹۱۷۱۰۸

۲۷۲۷۱۷۴

سرشناسه
عنوان و نام‌پدیدآورنده

مشخصات نشر
مشخصات ظاهری
شابک

وضعیت فهرست نویسی

موضوع

موضوع

شناسه افزوده

شناسه افزوده

رده‌بندی کنگره

رده‌بندی دیویی

شماره کتابشناسی ملی

گفت‌وگو در سکوت

ترجمه اشعار: دکتر محمد کیومرثی

ویراستار مقدمه: دکتر فاطمه راکعی

طرح جلد: میترا ضابطی جهرمی

چاپ اول / تهران / ۱۳۹۱

شمارگان: ۱۱۰۰

قیمت: ۸۵۰۰ تومان

شابک: ۹۷۸-۹۶۴-۸۵۱۴-۵۷-۵

ISBN: 978-964-8514-57-5



انجمن شاعران ایران

با مشارکت و حمایت معاونت فرهنگی وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی

انجمن شاعران ایران، تهران، خیابان دکتر شریعتی،

خیابان شهید کلاهدوز، نیش خیابان شهید نعمتی. تلفن ۲۲۶۰۵۸۰۹

Iranian Poets' Society. Sh. Nemati st. Sh. Kolahdouz st. Tehran.

19397. IRAN. The (+9821) 22605809

www.poetry.ir

فہرست

- پیشگفتار ۱۳
- پیش لفظ ۱۵
- سخن مترجم ۱۸
- مترجم کی بات ۲۲
- شعر اردو در قرن بیستم ۲۶
- فصل اول - آغاز قرن بیستم تا جنگ جهانی اول ۲۸
- فصل دوم - از جنگ جهانی اول تا ۱۹۳۵ م ۴۵
- فصل سوم - از ۱۹۳۵ م تا ۱۹۴۷ م ۶۲
- فصل چہارم - سالہای بعد از آزادی و تاسیس کشور پاکستان ۸۵
- احسان دانش ۹۳
- خانہ بدوش ۹۴
- عشایر خانہ بہ دوش ۹۶
- احمد ندیم قاسمی ۹۸
- شباب کے پھول ۹۹
- گلہای جوانی ۱۰۰
- اخترا الایمان ۱۰۱
- نیا شہر ۱۰۲
- شہر جدید ۱۰۳

- ۱۰۴..... اختر شیرانی
- ۱۰۵..... نضا قاصد
- ۱۰۸..... قاصد کوچک
- ۱۱۰..... ادا جعفری
- ۱۱۱..... نظم
- ۱۱۳..... نظم
- ۱۱۴..... اکبر الہ آبادی
- ۱۱۵..... سید اور واعظ
- ۱۱۷..... سید و واعظ
- ۱۱۹..... الطاف حسین حالی
- ۱۲۰..... وقت نازک ہے
- ۱۲۲..... وقت حساس است
- ۱۲۴..... انشاء اللہ انشاء
- ۱۲۵..... شادابی ہوا
- ۱۲۷..... هوای خوب و شاداب
- ۱۲۸..... پروین شاکر
- ۱۲۹..... بے بسی
- ۱۳۰..... بی اختیاری
- ۱۳۱..... جگن ناتھ آزاد
- ۱۳۲..... آزادی کے بعد
- ۱۳۴..... بعد از آزادی
- ۱۳۶..... جوش ملیح آبادی
- ۱۳۷..... کوہستان وکن کی عورت

- ۱۳۹..... زنی از کوهستان دکن
- ۱۴۱..... حبیب جالب
- ۱۴۲..... پاکستان کا مطلب کیا؟
- ۱۴۴..... معنی پاکستان چیست؟
- ۱۴۶..... حفیظ جالندری
- ۱۴۷..... ابھی تو میں جوان ہوں
- ۱۵۰..... ہنوز جوانم
- ۱۵۲..... ساحر اُدھیانوی
- ۱۵۳..... شہکار
- ۱۵۴..... شاہکار
- ۱۵۵..... شبلی نعمانی
- ۱۵۶..... شہر آشوب اسلام
- ۱۵۹..... شہر آشوب اسلام
- ۱۶۲..... علی سردار جعفری
- ۱۶۳..... آرزوئے تشنہ لبی
- ۱۶۵..... آرزوی تشنہ لبی
- ۱۶۶..... غلام اصغر جیلانی
- ۱۶۷..... یز فائر
- ۱۶۸..... آتش بس
- ۱۶۹..... غلام ہمدانی مصحفی
- ۱۷۰..... بجومکان
- ۱۷۳..... ہجو خانہ
- ۱۷۵..... فیض احمد فیض

- ۱۷۶ سیاہی لیڈر کے نام
- ۱۷۷ خطاب بہ سیاست مداران
- ۱۷۸ قتیل شفائی
- ۱۷۹ رقابت
- ۱۸۰ رقابت
- ۱۸۱ قیوم نظر
- ۱۸۲ بے بسی
- ۱۸۴ بی اختیاری
- ۱۸۵ یہ ہوا
- ۱۸۶ این ہوا
- ۱۸۷ مجید امجد
- ۱۸۸ پہاڑوں کے بیٹے
- ۱۹۰ پسران کوہا
- ۱۹۱ محمد ابراہیم ذوق
- ۱۹۲ قید حیات
- ۱۹۴ اسیر زندگی
- ۱۹۶ محمد اقبال
- ۱۹۷ سرگزشتِ آدم
- ۲۰۰ سرگذشتِ آدم
- ۲۰۲ جبریل و ابلیس
- ۲۰۴ جبرئیل و ابلیس
- ۲۰۶ منجمد حسین آزاد

- ۲۰۷..... ایک تارے کا عاشق
- ۲۱۰..... عاشق ستارہ
- ۲۱۲..... منیب الرحمن
- ۲۱۳..... مکافات
- ۲۱۵..... مکافات
- ۲۱۶..... منیر نیازی
- ۲۱۷..... ہمیشہ دیر کرتا ہوں
- ۲۱۸..... من ہمیشہ دیر می کنم
- ۲۱۹..... میرا جی
- ۲۲۰..... تفاوتِ راہ
- ۲۲۳..... تفاوتِ راہ
- ۲۲۵..... درشن
- ۲۲۸..... زیارت
- ۲۳۰..... غالب دہلوی
- ۲۳۱..... شمعِ خموش
- ۲۳۲..... شمعِ خموش
- ۲۳۳..... ن. م. راشد
- ۲۳۴..... حسن کوزہ گر
- ۲۴۱..... حسن کوزہ گر
- ۲۴۶..... نارسائی
- ۲۵۲..... نارسائی
- ۲۵۶..... وزیر آغا

تم جو آتے ہو ۲۵۷

تو کہ می آبی ۲۵۹

نمونہ اشعار فارسی چند تن از شاعران بزرگ فارسی گوی شبہ قارہ

اسد اللہ خان غالب

بیا کہ قاعدہ آسمان بگردانیم ۲۶۳

مژدہ صبح درین تیرہ شبانم دادند ۲۶۵

امیر خسرو دہلوی

خبرم شدست کامشب سر یار خواہی آمد ۲۶۶

خبری دہ بہ من ای باد کہ جانان چون است؟ ۲۶۷

عبدالقادر بیدل دہلوی

خم قامت نبرد ابرام طبع سخت کوش من ۲۶۸

قیامت می کند حسرت میرس از طبع ناشادم ۲۷۰

محمد اقبال لاہوری

از خواب گران خیز ۲۷۲

چون چراغ لالہ سوزم در خیابان شما ۲۷۵

منابع ۲۷۷

پیشگفتار

کتابی که در دست دارید، گزیده‌ای از شاعران شبه قاره است، که بخشی از فاز دوم پروژه بزرگ «گفت‌وگوی شعر معاصر ایران و جهان» را تشکیل می‌دهد.

فاز اول این پروژه، گزینش و ترجمه شعر معاصر ایران (یک صد سال اخیر) به بیش از ده زبان زنده دنیا بود که به اتمام رسیده و چاپ و منتشر شده است.

امید است حاصل این تلاش که مسئولیت آن را انجمن شاعران ایران با همکاری مترجمان و پژوهشگران ممتاز کشور به عهده گرفته است، یکی از مهم‌ترین اهداف انجمن را که معرفی شعر معاصر ایران به جهان و متقابلاً معرفی شعر معاصر جهان، به فارسی زبانان است، محقق سازد. در مورد کتاب حاضر و محتوای آن، در مقدمه این اثر، به قلم آقای دکتر محمد کیومرثی توضیحات کافی ارائه شده است.

تنها به این نکته اشاره می‌شود که اهتمام مترجم و پژوهشگر محترم کتاب بر این بوده که ضمن معرفی جریان‌های مهم و موثر در شعر امروز شبه قاره تصویری روشن از شعر و شاعران معاصر این سرزمین به خوانندگان فارسی زبان ارائه کند.

مسئولیت سنگین گزینش شاعران شبه قاره و گردآوری آثار آنان، همچنین ترجمه آثار برگزیده به زبان اردو را آقای دکتر محمد کیومرثی به عهده داشته‌اند؛ ایشان دارای درجه دکتری زبان و ادبیات اردو از

دانشگاه پنجاب شهر لاهور کشور پاکستان هستند و بیش از ۲۰ مقاله علمی - پژوهشی و چندین عنوان کتاب، از جمله کتاب‌های «شعر معاصر ایران» (ترجمه به زبان اردو) و «نقد و بررسی داستان‌های کوتاه فارسی و اردو در قرن بیستم» را چاپ و منتشر کرده‌اند.

ایشان در حال حاضر، مدیریت گروه زبان و ادبیات اردو را در دانشکده زبانهای خارجی دانشگاه تهران بر عهده دارند. همچنین سردبیر نشریه اردو زبان «ایران نوین» هستند و با نهادهای مختلف در زمینه‌های گوناگون ترجمه در حوزه تخصصی خود، همکاری می‌کنند.

بی‌تردید، کتاب حاضر، که اولین کتاب در حوزه معرفی شعر معاصر اردو (یکصد سال گذشته) به فارسی‌زبانان است، به خاطر گستردگی موضوع و تعدد شعرها و شاعران، خالی از کاستی و نقصان نخواهد بود، که امید است در چاپ‌های بعدی اصلاح شود.

هدف انجمن شاعران ایران برداشتن گامی در این عرصه بوده، که به خواست خدا با نظرات و پیشنهادات خوانندگان جدی شعر، زمینه گام‌های بعدی فراهم خواهد شد.

دکتر فاطمه راکعی

عضو هیئت علمی گروه زبان‌شناسی دانشگاه الزهراء

طراح و مجری پروژه «گفت‌وگویی شعر معاصر ایران و جهان»

پیش لفظ

جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے، برصغیر کی منتخب شاعروں کی شاعری کا مجموعہ ہے جو "گفتگوی شعر معاصر ایران و جہان" نامی پراجیکٹ کا ایک حصہ ہے۔

اس پراجیکٹ کا پہلا حصہ آخری صدی میں ایرانی شعراء کے کلام کا انتخاب اور ترجمہ ہے جسے دنیا کے دس زندہ زبانوں میں مکمل کر کے شائع کر دیا گیا ہے، ہمیں امید ہے کہ اس مجموعے کی تکمیل سے ایرانی شاعروں کا انجمن کے زیر نظر اور ملک کے ممتاز مترجمین اور دانشوروں کی مشترکہ کوشش سے انجمن شاعران ایرانی کا ایران کے معاصر شعراء کو دنیا بھر میں اور دنیا کے مختلف ممالک میں موجود شاعروں کو ایران میں مقارن کرانے کا بنیادی ہدف پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔

ڈاکٹر محمد کیومرثی نے اس کتاب کے مقدمے میں اس کتاب کے بارے میں تفصیلات بیان کی ہیں۔

میں صرف اس نکتہ کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ اس کتاب میں مترجم اور محقق نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے شعرا کی شاعری

خصوصیات، علاقے کے معروضی حالات، ادبی تحریکیں نیز فکری رجحانات کرائے اور شاعروں کے طرز فکر کے بارے میں فارسی زبان جاننے والوں کو اچھے طریقے سے روشناس کرائی، تاکہ ایرانی قاری اس دور کے حالات اور زبان و ادب کی اچھی طرح شناخت حاصل کر سکیں۔ برصغیر پاک و ہند کے شاعروں کا انتخاب، انکے آثار کی جمع آوری اور منتخب اشعار کی ترجمے کی سنگین ذمہ داری ڈاکٹر کیومرثی کے ذمہ تھی۔ ڈاکٹر محمد کیومرثی نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو ادب میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے اور اس وقت انکے بہ لیس سے زیادہ علمی اور تحقیقاتی مقالے نیز مختلف عنوانات پر کتابیں ہیں من جملہ "شعر معاصر ایران" اور "نقد و بررسی داستان ہای کوتاہ فارسی وارد دور قرن بیستم" شائع ہو چکی ہیں۔

ڈاکٹر محمد کیومرثی اس وقت تہران یونیورسٹی کے غیر ملکی زبانوں کے کالج کے صدر شعبہ اور اردو زبان میں شائع ہونے والے میگزین "ایران نوین" کے مدیر اعلیٰ ہونے کے ساتھ اردو سے متعلقہ مختلف شعبوں میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پیش نظر کتاب فارسی بولنے والوں کے لئے گزشتہ سو سال کے دوران عصر حاضر کی شاعری سے آشنائی کے لئے پہلی کاوش ہے جو اپنے موضوع کی وسعت نیز شعرا کی تعداد اور ان کے اشعار کی کثرت کے سبب یقیناً خامیوں اور غلطیوں سے پاک نہیں ہوگی اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ اشاعت میں اصلاح ہو جائے گی

انجمن اس میدان میں ایک قدم اٹھانا چاہتی تھی اب اگر خدا نے چاہا تو اپنے سنجیدہ
قارئین کے آراء و نظریات کی روشنی میں بعد کے اقدامات بھی عمل میں آئیں گے

ڈاکٹر فاطمہ راہمی

ایڈمیک کونسل کی رکن، شعبہ لسانیات الزہرا یونیورسٹی

ڈاکٹر

گفتگوئے معاصر ایران و جہان

سخن مترجم

شعر در زندگی اجتماعی از اهمیتی ویژه برخوردار است. جنبه‌ها و شیوه‌های مختلف زندگی اجتماعی اقوام و کشورها، در ادبیات آن‌ها نمودار می‌شود؛ نیز این شعرا و ادبا هستند که با بررسی دستاوردها و نتایج فعالیت نهادهای سیاسی و اجتماعی و طرح پاره‌ای از مسائل در آثار خود، باعث شناساندن و ارزش‌گذاری بیشتر این فعالیت‌ها به جامعه می‌شوند.

در حقیقت شعرا، ادبا و متفکران، پاسبان و نگاه‌دارنده ارزش‌ها و سنت‌هایی هستند که مبین و منعکس‌کننده افکار، اعمال و روح و روان یک جامعه محسوب می‌شود. علامه اقبال لاهوری (۱۹۳۸م-۱۸۷۷م) از شعرا به عنوان «دیده‌بینای قوم» یاد می‌کند و میر تقی میر (۱۸۱۰م-۱۷۲۳م) یکی از شعرای بزرگ کلاسیک اردو زبان، شاعران را نمایندگان بی‌باک اسرار حیات می‌نامد و اهمیت اجتماعی آن‌ها را آشکار می‌سازد.

با مطالعه شعر اردو مشخص می‌شود که اولین گروه از شعرای اردو زبان «ذواللسانین» بوده و به دو زبان اردو و فارسی شعر می‌سروده‌اند. سلطان محمد قلی قطب شاه (۱۶۱۱م-۱۵۸۰م)، جزو

اولین شاعرانی است که علاوه بر دیوانی که به زبان اردو دارد، به فارسی نیز در قالب‌های مختلف غزل، قصیده، قطعه، رباعی، مرثیه و غیره شعر سروده است. ارادت و محبت شعرای اردو زبان نسبت به زبان فارسی از گذشته‌های دور تا امروز پا برجاست. حسرت موهانی (۱۹۵۱م - ۱۸۷۵م)، میرزا اسد الله خان غالب (۱۸۶۹م - ۱۷۹۷م) و علامه اقبال از شاعران برجسته اردو زبان دوران معاصرند که همگی در کنار شعر اردو، اشعار فارسی بسیار نیز سروده‌اند که قابل تحسین و تمجید است. غالب، در مورد نوع نگاه به شعر و ادبیات زبان فارسی چنین می‌سراید:

فارسی بین تا ببینی نقش‌های رنگ رنگ

بگذر از مجموعه اردو که بی رنگ من است

در کتاب حاضر، کوشش شده است تاریخچه‌ای مختصر و مناسب از ویژگی‌های شعر اردوی شبه قاره در یک صد سال اخیر بیان شود به نحوی که فارسی‌زبانان با مطالعه آن، با روند رو به رشد شعر معاصر اردو، جریان‌ها، انگیزه‌ها و گرایش‌های سیاسی، اجتماعی، اخلاقی، انقلابی و وطن‌پرستی شاعران اردوزبان آشنا شوند. در ضمن، مترجم سعی و دقت وافر در انتخاب شاعران داشته است، این نگاه که هر یک از آنان نماینده و مبین دیدگاه‌ها و جریان‌های خاص دوره شعری خود باشند.

بر خود واجب می‌دانم از سرکار خانم دکتر فاطمه راکعی، طراح و مجری پروژه «گفت‌وگوی شعر معاصر ایران و جهان» که با بزرگواری، ویراستاری مقدمه کتاب را پذیرفتند، تشکر و قدردانی

کنم. ایشان از شخصیت‌های ادبی و علمی ارزشمند کشور و شاعران برجسته و ممتاز معاصر به شمار می‌آیند و در زمره آن دسته از پژوهشگران پرتلاشی هستند که برای رشد و ارتقای فرهنگ این سرزمین از هیچ کوششی دریغ نورزیده‌اند و در مسیر شناساندن متقابل شعر کشورهای مختلف به فارسی‌زبانان و شعر ایران به جهانیان، گام‌های مؤثر برداشته‌اند.

همچنین، از سرکار خانم آنا حمیدی سپاس ویژه دارم که توجه و حمایت‌های فکری، علمی و ادبی ایشان در پیشبرد کار و پیشرفت این مجموعه بسی مؤثر و حائز اهمیت بوده است. ایشان در حال حاضر دانشجوی کارشناسی ارشد زبان و ادبیات اردو در دانشگاه تهران و مسئول بخش زبان اردوی سایت «تبیان» هستند، که به عنوان همکار اصلی مترجم در تدوین این مجموعه، نقشی ارزنده ایفا کرده‌اند.

از جناب آقای دکتر علی بیات عضو هیئت علمی زبان و ادبیات اردو در دانشکده زبان‌های خارجی دانشگاه تهران نیز صمیمانه سپاسگزاری می‌کنم. ایشان به عنوان همکار ارجمند و رفیق گرمابه و گلستانم عنایت و توجه خاص در بازبینی اشعار این مجموعه مبذول داشته‌اند. همچنین از جناب آقای سکندر عباس زیدی متخصص امور فرهنگی کشور پاکستان در موسسه فرهنگی اگو صمیمانه تشکر می‌کنم. و بالاخره لازم می‌دانم از زحمات جناب آقای سید اسدالله ارسلان و آقای احمد حماد، از دوستان پاکستانی خود و سرکار خانم رویا جوادی مراتب قدرانی خود را اعلام کنم.

همچنین لازم می‌دانم از جناب آقای دکتر سید راشد عباس نقوی تشکر کنم. ایشان با نهایت توجه و علاقه‌مندی در بازبینی ترجمه اشعار همکاری داشته‌اند.

دکتر محمد کیومرثی

عضو هیئت علمی گروه زبان‌ها و ادبیات اردو

دانشکده زبان و ادبیات خارجی، دانشگاه تهران

مترجم کی بات

انسان کی سماجی زندگی میں شعر کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ مختلف اقوام اور ممالک کے باشندوں کا طرز زندگی ان کے زبان و ادب میں نمودار ہوتا ہے اور یہ شعراء اور ادباء ہی تھے جنہوں نے سیاسی اور سماجی اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ان کی شناخت کروائی جس سے ان اداروں کی وقعت اور حیثیت میں اضافہ یا کمی آئی۔ درحقیقت شعراء اور ادباء ہی ہیں جو کسی معاشرے کی افکار و کردار اور روح و روان کی عکاس ہیں اور اقدار کے پاسبان و پاسدار ہوتے ہیں۔

علامہ اقبال (۱۹۳۷ء - ۱۸۷۷ء) شعراء کو قوموں اور ملت کا "دیدہ بینائے قوم" قرار دیتے ہیں جبکہ اردو زبان کے کلاسیکل شاعر میر تقی میر (۱۸۱۰ء - ۱۷۲۳ء) شاعروں کو زندگی کے اسرار و رموز کے بے باک نمائندہ سمجھتے ہوئے ان کی سماجی اہمیت و حیثیت کو نمایاں کرتے ہیں۔

اردو شاعری کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اردو کے ابتدائی شاعر "ذواللسانین" تھے اور اردو و فارسی دونوں میں شعر کہتے تھے۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ (۱۶۱۱ء-۱۵۸۰ء) اردو کے ان ابتدائی شاعروں میں ہیں جن کا اردو کے ساتھ ساتھ فارسی میں بھی مجموعہ کلام ہے۔ انھوں نے غزل، قصیدہ، قطعہ، رباعی اور دوسری شعری اصناف میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔

فارسی زبان سے اردو شعر کی محبت و عقیدت شروع سے لے کر اب تک قائم اور دائم ہے۔

حسرت موہانی (۱۹۵۱ء-۱۸۷۵ء)، مرزا اسد اللہ خان غالب (۱۸۶۹ء-۱۷۹۷ء) اور علامہ اقبال جسے اردو زبان کے نمائندہ شاعر اور نابضہ روزگار اردو شاعری کے ساتھ ساتھ فارسی میں بھی شاعری کئے تھے جن کی تعریف و تمجید کی جاتی ہے۔

مرزا غالب فارسی شاعری اور زبان و ادب کے بارے میں کہتے ہیں:

فارسی بین تائیسینی نقش ہائے رنگ رنگ

بگذر از مجموعہ اردو کہ بی رنگ من است

اس شعری مجموعے میں کوشش کی گئی ہے کہ گذشتہ ایک صدی کے برصغیر کے شاعری کی تاریخ اور انکی خصوصیات کو بیان کیا جائے تاکہ فارسی زبان جاننے والے اردو کی معاصر شاعری میں آنے والی ترقی اور نمو مختلف تحریکوں، محرکات اور سیاسی، سماجی اخلاقی، انقلابی اور حب الوطنی پر مبنی رجحانات سے آشنائی پیدا کر سکیں۔

مترجم کی طرف سے شاعروں کے انتخاب کے حوالے سے بہت زیادہ باریک بینی سے کام لیا گیا ہے، کیونکہ ان شعرا میں ایک خاص طرز فکر اور مخصوص رجحان کی تحریک کا نمائندہ رہا ہے۔

میں اپنے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ " گفتگوی شعر معاصر ایران و جہان " پراجیکٹ کی انچارج اور ڈیزائنر محترمہ ڈاکٹر فاطمہ راکھی کا شکریہ ادا کروں آپ وطن عزیز ایران کی ایک قابل قدر ادبی اور علمی شخصیت ہیں۔ محترمہ ڈاکٹر فاطمہ راکھی کا شمار ملک کے ممتاز معاصر شعراء میں ہوتا ہے اور آپ ان محنتی اور جفاکش محققین میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی سر زمین کے لئے تمام توانائیوں کو بروئے کار لایا ہے۔ محترمہ ڈاکٹر فاطمہ راکھی نے مختلف ممالک کو ایران میں متعارف کرانے اور ایرانی شاعروں کو دوسرے ممالک میں روشناس کرانے کے لئے اہم اقدامات انجام دیتے ہیں اور اس موضوع پر ان کی خصوصی توجہ ہے۔ محترمہ ڈاکٹر فاطمہ راکھی ایران کے شعر کی انجمن میں اہم ذمہ داریوں پر فائز ہیں لیکن اس کے باوجود وہ قارئین کو ایران کے زبان و ادب سے روشناس کرانے میں اہم اور بنیادی کردار ادا کر رہی ہیں۔

میں آخر میں محترمہ آنا حمیدی کا شکر گزار اور ممنون ہوں جس کی فکری، علمی اور ادبی توجہ اور حمایت ہمارے اس کام کو آگے بڑھانے میں بہت زیادہ مدد و معاون ثابت ہوئی۔ محترمہ آنا حمیدی اس وقت تو ان یونیورسٹی کے ایم اے اردو کی طالبہ ہیں اور اردو معروف سائٹ "تبیان" کے اردو شعبے کی انچارج ہیں۔ اس پراجیکٹ میں مترجم کی اصلی کولیگ حیثیت سے ہم ان کے ممنون اور شکر گزار ہوں۔

میں اپنی اکیڈمک کمپنی کے رکن اور اپنے دیرینہ ساتھی ڈاکٹر علی بیات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اشعار کے دوبارہ مطالعہ اور نظر ثانی کا اہم فریضہ انجام دیا، اسی طرح میں اپنے پاکستانی دوستوں اکیو میں ثقافتی امور کے ماہر ڈاکٹر سکندر عباس زیدی

‘جناب اسد اللہ ارسلان اور جناب احمد حماد نیز کالج کی طالبہ رویا جوادی کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس کام میں میرے ساتھ علمی اور فکری تعاون کیا۔ یہاں اپنا فرض جانتا ہوں کہ محترم جناب ڈاکٹر سید راشد عباس نقوی کا شکریہ ادا کروں، جنہوں نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے اشعار کے ترجمہ اور تشریح میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد کیو مرثی

غیر ملکی زبانوں کے کالج کی ایڈمیک کونسل کے رکن

تہران یونیورسٹی

شعر اردو در قرن بیستم

بعد از دوره اصلاحات در نهضت اصلاح‌گرایانه سر سید احمد خان (۱۸۹۸م- ۱۸۱۷م)، مولانا الطاف حسین حالی (۱۹۱۴م- ۱۸۳۷م)، محمد حسین آزاد (۱۹۱۰م- ۱۸۳۰م) و اکبر اله آبادی (۱۹۲۱م- ۱۸۴۶م)، قرن بیستم با تغییرات بنیادین و همه‌جانبه، خصوصاً در حوزه شعر و شاعری، آغاز شد. وضعیت شبه‌قاره و مردم آن در دوره گذشته، همانند آن پرنده بی‌بال و پر بود که بی‌اختیار در قفسی انداخته شده و صیاد به او آداب اسارت را می‌آموزد. پرنده محبوس خیلی چیزها هم از صیاد و هم از استاد زمانه می‌آموزد؛ حتی پر و بالش دوباره رشد می‌کند. اما او در قفس اسیر است و علاوه بر سازگاری با حبس، به تلاش برای آزادی هم نیاز دارد.

اهالی شبه‌قاره نیز مانند همین پرنده محبوس در قفس برای به دست آوردن آزادی ناگزیرند تلاش کنند. آن‌ها در راه این تلاش باید از چندین مرحله عبور می‌کردند، در مراحل مجبور بودند با مشکلات و تجربه‌های اسارت مواجه شوند، که در فصل دوم کتاب حاضر به تفصیل به این امر پرداخته خواهد شد. برای بررسی

پس زمینه‌های سیاسی و اجتماعی شعر این قرن، چهار فصل در نظر گرفته شده است:

فصل اول: آغاز قرن بیستم تا جنگ جهانی اول

فصل دوم: از جنگ جهانی اول تا ۱۹۳۵م

فصل سوم: از ۱۹۳۵م تا اوت ۱۹۴۷م (تاسیس پاکستان)

فصل چهارم: سال‌های بعد از آزادی و تاسیس پاکستان